# TQ-Lesson 197 Surah Namal Ayat 22-44 tafseer2

کہ میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو اور مسلم ہو کر میرے پاس حاضر ہو جاؤ

**آیت نمبر32۔ قَالَتۡ يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡمَلَؤُاْ أَفۡتُونِي فِيٓ أَمۡرِي مَا كُنتُ قَاطِعَةً أَمۡرًا حَتَّىٰ تَشۡهَدُونِ**

**ترجمہ۔** (خط سُنا کر) ملکہ نے کہا ""اے سردارانِ قوم میرے اس معاملے میں مجھے مشورہ دو، میں کسی معاملہ کا فیصلہ تمہارے بغیر نہیں کرتی ہوں"

**قَالَتۡ يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡمَلَؤُاْ** اب خط سنایا ہے ملکہ نے خط سنانے کے بعد ملکہ کہتی ہے **يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡمَلَؤُاْ** اے درباریوں اے مشیروں الْمَلَأُ جو ہے کس کی جمع ہے **ٱلۡمَلَؤُاْ** کی۔ یہ قرآن کےکس جز کا نام ہے قَالَا الْمَلَأُ ؟ 9۔ کہ سرداروں نے کہا **(م ل ء)** اس کے معنی ہوتے ہیں بھراہوا ہونا، برتن میں کچھ چیز ڈالیں تو بھر جاتا ہے اس کے لئے بھی آتا ہے **ملأ الإنَاءَ** بھراہوا برتن یا پھر یہ کہ بعض کہتے ہیں کہ سردار غرور سے فخر سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں کیوں ان کے پاس دولت ہوتی ہے امارت ہوتی ہے بعض کہتے ہیں کہ وہ محفل میں ہوتے ہیں تو محفل کو بھر دیتے ہیں اس لئے کہ وہ حاکم ہوتے ہیں سردار ہوتے ہیں تو بہرحال اب وہ اپنے سرداروں کو کہنے لگی اے میرے سرداروں **أَفۡتُونِي** مجھے فتویٰ دو اب یہ نہیں کہا کہ **"اَخۡبِرۡنِیۡ"** مجھے خبر دو یہ نہیں کہا تو **أَفۡتُونِي** یہ لفظ آپ پہلے بھی پڑھ چکی ہیں اور یہ لفظ آپ کو یاد ہے کہ آپ نے کب پڑھا تھا ؟ یہ حضرت یوسف علیہ السلام کی کہانی ہے وہاں پہ آپ نے پڑھا تھا اور اس وقت کیوں پڑھا تھا؟ کہ اے یوسف آپ ہمیں ہمارے خواب کے بارے میں فتویٰ دیں یا ہمارے خواب کی آپ ہمیں تعبیر دے دیں اور جو فتویٰ ہے اس کا روٹ کیا ہے **(ف ت و)** اور یہ لفظ **فِتۡيَةٌ** خدمتگاروں کے لئے بھی آتا ہے اور **اَفۡتَاهُ** تعبیر بتائیں جواب دیں اور **اِسۡتَفۡتَاهُ** پوچھنے کے معنی میں آتا ہے تو یہاں پہ کیا ہے **أَفۡتُونِي** مجھے فتویٰ دو اصل میں فتویٰ ہوتا ہے مشکل مسئلہ کا جواب (عام بات آپ مجھے بتا دیں مجھے آپ یہ مسئلہ بتا دیں ایسے نہیں مشکل مسئلہ خاص مسئلہ اس کا فتویٰ) **أَفۡتُونِي** مجھے فتوی دو **فِيٓ أَمۡرِي** میرے اس معاملے میں اب **كِتَٰبٌ كَرِيمٌ** بڑا عجیب ہے **بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ** سے شروع ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کا نام ہے مہر لگا ہوا خط ہے عجیب طریقے سے میرے اوپر ڈال دیا گیا ہے، دے دیا گیا ہے اور اس میں خاص طور پر یہ کہا گیا ہے کہ میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو اور میری اطاعت کرو، میرے پاس چلی آؤ اور یہ کہا گیا ہے کہ تم مسلم بن جاؤ تو اے میرے مشیروں! اے میرے سرداروں ! اے میرے درباریوں ! میرے اس معاملے میں مجھے مشورہ دو **مَا كُنتُ قَاطِعَةً أَمۡرًا** میں نہیں قطعی بات کرتی **قَاطِعَةً** کا لفظ یہ اسم فاعل ہے حسی معنوی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے اور جیسے کسی چیز کو کاٹنا جو نظر آتی ہے اس کے لئے بھی آتا ہے اور جیسے قطعی بات کرنا ،دو ٹوک بات، فیصلہ کن بات اس کے لئے بھی آتا ہے **مَا كُنتُ قَاطِعَةً** میں نہیں قطعی بات کرتی **أَمۡرًا** بات کرنا فیصلہ کرنا میں قطعی بات نہیں کرتی میں فیصلہ کن بات نہیں کرتی **حَتَّىٰ تَشۡهَدُونِ** جب تک کہ تم مجھے مشورہ نہ دے دو اب آپ دیکھیں کہ یہاں پہ جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ **تَشۡهَدُونِ** کا ہے اور **تَشۡهَدُونِ** کا مطلب کیا ہے کہ جب تک تمہاری موجودگی نہ ہو، جب تک تمہاری رائے نہ ہو، جب تک تم شاہد نہ ہو، یعنی شہادت گواہی کو بھی کہتے ہیں اور **شاہد** جو موجود ہے تو جب تک تمہاری موجودگی اور رائے نہ ہو اس وقت تک میں کسی امر کا قطعی فیصلہ نہیں کیا کرتی۔ یہ جو اس نے ایک بات کہی ہے یہاں پر اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے کہ ملکہ آمریت پسند نہیں تھی تو کیا تھی جمہوریت پسند تھی وہ مشورہ کیا کرتی تھی، وہ رائے لیا کرتی تھی تو ملکہ سبا کو جب حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط

پہنچا تو اس نے اپنی حکومت کے جو ارکان تھے جو اس کے مشیر تھے ان کو جمع کیا ان سے مشورہ کیا کہ بتاؤ مجھے کیا کرنا چاہئے اچھا اب آپ دیکھیں کہ مشورہ کرنے سے پہلے اس نے ڈرایا نہیں ہے بلکہ اس نے حوصلہ افزائی کی ہے بعض اوقات مشورہ تو کیا جاتا ہے لیکن اتنا رعب دبدبہ اور انداز ایسا ہوتا ہے کہ مشورہ دینے والے وہی مشورہ دیتے ہیں جو مشورہ لینے والے کو مطلوب ہوتا ہے اب وہ کیا کر رہی ہے وہ حوصلہ افزائی کر رہی ہے دل جوئی کر رہی ہے اور ان کی ہمت افزائی کر کے کہتی ہے آپ کو تو پتہ ہی ہے کہ میں کسی معاملے کا فیصلہ تمہارے بغیر کرتی ہی نہیں تو یہ ہے اصل بات۔
ملکہ کی اس بات سے ہمارے لئے عمل کا کیا اصول نکلتا ہے اہم امور میں مشورہ کرنا یہ انبیاء کی سنت ہے اور مومنین کی بھی سنت ہے سورت الشوریٰ آیت نمبر 38 میں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے **وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَـهُمْ** کہ ان کے معاملات آپس کے مشورے سے طے ہوتے ہیں اور دوسرا سورت آل عمران آیت نمبر159 میں آپ پڑھ چکیں غزوۂ احد پر تبصرہ جب آپ نے پڑھا اور اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کو کیا مشورہ دیا **وَشَاوِرْهُمْ فِى الْاَمْرِ**ۚ کہ بے شک صحابہ سے غلطی ہو گئی درہ انہوں نے چھوڑ دیا اور جیتی ہوئی جنگ شکست میں تبدیل ہوتی نظر آئی آپ زخمی ہو گئے بہت سے مسلمان شہید ہو گئے بہت نقصان ہوا مسلمانوں کا لیکن یہ مت سوچنا کہ انہوں نے چونکہ غلط مشورہ دیا تھا کہ احد کی جنگ باہر آکر لڑی جائے اندر نہیں زیادہ تر لوگوں کا یہ مشورہ تھا تو اب یہ ناہو کہ آئندہ آپ مشورہ ہی نہ کریں بلکہ کیا ہے **وَشَاوِرْهُمْ فِى الْاَمْرِ** معاملات میں ان سے مشورہ کیا کرنا تو کیا بات پتہ چلتی ہے کہ اہم امور میں مشورہ کرنا مومنین کی سنت ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے مومنین کی صفات میں سے ہے اور جب مشورہ کیا جاتا ہے تو مشورہ کرنے میں برکت ہوتی ہے، مشورہ کرنے میں خیر ہوتی ہے۔ جن سے آپ مشورہ کرتے ہیں تو وہ سارے آپ کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں ایسا نہیں ہوتا کہ وہ کام کرنے والا اکیلا کر رہا ہے شخصی حکومت نہیں ہوتی آمریت نہیں ہوتی جیسے فرعون کی تھی یا آج کے دور کے کسی بادشاہ کی بلکہ کیا ہے کہ مشورہ کرنے سے حکومت جب جمہوری ہو جاتی ہے شوریٰ ہو جاتی ہے تو سارے لوگ اس میں شامل ہو جاتے ہیں تو کیا بات پتہ چل رہی ہے کہ نظام تو وہاں پہ شاہی تھا لیکن ظالمانہ نہیں تھا اہم معاملات میں ملکہ اپنے وزیروں سے اپنے درباریوں سے، سرداروں سے مشورہ کیا کرتی تھی اچھا ایک اور بات پتہ چلتی ہے کہ مشورہ کرنا چاہئے پھر اس کے بعد فیصلہ جو ہے وہ امیر خود بھی کر سکتا ہے اگر لگے کہ باقی لوگ جو مشورہ دے رہے ہیں اس کے کرنے میں قتل و غارت ہوگی، نقصان ہوگا ،تباہی ہوگی، بربادی ہوگی یا یہ کہ لوگ تجربہ کار نہیں ہیں یا اتنے سمجھدار نہیں ہیں یا اس بات کو نہیں دیکھ رہے جو کہ اس(امیر) کی سمجھ میں آ رہی ہے اب آپ دیکھیں کہ رسول اللہ ﷺ نہیں چاہتے تھے کہ باہر آ کر جنگ کی جائے لیکن جب اکثر لوگوں نے اپنی رائے کا اظہار کیا تو آپ کے چہرے پر ناگواری کے آثار تھے( یہ کون سی میں بات کر رہی ہوں غزوۂ احد کی اور پھر کچھ صحابہ تو آپ کو کہہ رہے تھے کہ آپ اندر ہی جنگ کریں لیکن جب زیادہ لوگوں نے اصرار کیا اور خاص طور پر وہ لوگ جو غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے تو پھر آپ نے ہتھیار پہن لئے آپ تیار ہو گئے جنگ کے لئے اب جب لوگوں کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو کہنے لگے کہ نہیں اے اللہ کے نبی ﷺ باہر نہیں جنگ کرتے میدان احد میں نہیں مدینہ کے اندر ہی کرتے ہیں آپ نے کیا کہا تھا آپ نے کہا تھا کہ نبی جب ہتھیار پہن لیتا ہے تو پھر اس کو نہیں اتارتا (کہ فیصلہ مشورے سے کیا جائے اور جب فیصلہ ہو جائے پھر اس پر ڈٹ جائے)۔ یہ اللہ کے نبی کی سنت ہے مثلاً ہم نے اب یہ طے کیا کہ پیپر اگر کوئی چھوڑے گا تو ہم پیپر نہیں لیں گے درمیان میں ایک تو لوگ پیپر وقت پر نہ دیں اور وقت ضائع کریں دوسرے دن ایک بندہ آکے کہے میرا فلاں پیپر رہ گیا آپ ہم سے لے لیں اس طرح جو بھی ذمہ داران ہیں ان کا وقت بھی ضائع ہوتا ہے نقصان

بھی ہوتا ہے اور اس طرح لوگوں کے اندر سستی ،کاہلی ڈھیل، سے ناجائز فائدہ اٹھانے کا مزاج ابھرنے لگتا ہے اب اس کے بعد پھر کوئی آ کر یہ کہے بڑا ضروری مسئلہ ہے میرا لے لیں تو ایک اصول اب بن گیا ہے تو اس پر عمل کیا جانا چاہئے اور عمل ہونا چاہئے اور اس کو ہم سب کو سراہنا بھی چاہئے اور اس کا نتیجہ کیا نکلنا چاہئے ہدہد کی طرح غائب نہیں ہونا چاہئے یہ نہیں کہ آپ لوگ ہدہد بن جائیں آپ کی کوئی کہیں بھی مصروفیت ہوتی ہے آپ اس کو نہیں چھوڑتے کرتے اب کلاس میں آپ کا معاہدہ ہے صرف کچھ عرصے کا تو آپ اس میں محنت کریں وقت لگائیں قرآن کو پڑھیں تاکہ آپ اچھے طریقے سے قرآن کو سمجھ کر اپنی زندگی میں نافذ کر سکیں آپ کوئی کہانی پڑھ رہے ہیں آپ کوئی بات سن رہے ہیں آپ غائب نہیں ہوتے وہاں سے اگر تھوڑی دیر کیلئے ہٹے پھر بھی کان اندر ہی لگے ہوئے ہوتے ہیں کہ بات کیا ہے۔ تو یہ کیسی بات ہے کہ قرآن کی کلاس سے کئی دن کے لئے لوگ غائب ہو جائیں اور اس کے بعد پھر کہیں کہ ابھی تک ہم سوچ رہے ہیں کہ اب چلے جانا چاہئے تیار ہی نہ ہوں ہمت ہی نہ پائیں کبھی کوئی مسئلہ کبھی کوئی مسئلہ یہ تو کوئی بات ہی نہ ہوئی تو اصل بات کیا ہے کہ مشورہ ضرور کرنا چاہئے استاد کو اپنے شاگردوں سے والدین کو اپنی اولاد سے دوست کو دوستوں سے یعنی جن سے متعلق وہ مسئلہ ہو اس مسئلے کو ان لوگوں پر ڈال کر ان سے مشورہ پوچھنا چاہئے انداز مختلف ہو سکتا ہے کبھی لوگوں کو جمع کر کے کبھی انفرادی طور پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا کیا تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں لوگوں کو اکٹھا کر کے مشورہ نہیں کیا تھا آپ مدینہ کی گلیوں میں چلتے تھے پوچھتے تھے اور ایک ایک سے پوچھتے تھے کہ بتاؤ کہ تمہاری کیا رائے ہے کون شخص زیادہ نیک اور متقی ہے اور پھر کسی سے پوچھتے تھے کہ اچھا بتاؤ عمر کے بارے میں تمہاری رائے کیا ہے تو مدینہ کی گلیوں میں آپ نے چکر لگائے اور لوگوں سے پوچھا اور پھر یہ بھی کہتے تھے کہ "اگر اللہ پوچھے گا کہ میرے بعد کس کو چھوڑ کر آئے ہو تو میں کہوں گا کہ اللہ تعالی روئے زمین پر جو تجھ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا تھا میں اس کو خلیفہ مقرر کر کے آیا ہوں۔ تو آپ دیکھیں کہ آپ نے اپنے بیٹے کو اس میں شامل نہیں کیا تھا تو کیا کرنا چاہئے کہ مشورے میں مفاد نہیں ہونا چاہئے مشورہ سب سے کر کے فیصلے میں بھی مفاد نہیں ہونا چاہئے اور بعض شوہر اپنی بیوی سے مشورہ نہیں کرتے رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیوی سے مشورہ کیا صلح حدیبیہ کا موقع ہے اور آئے ہیں مسلمان عمرہ کرنے کے لئے اور ہوا کیا کہ کافروں نے آگے بڑھنے نہیں دیا اور آپ نے کہا کہ یہیں قربانی کر دی جائے احرام اتار دیا جائے اور اب صحابہ سے کہا کہ احرام اتار دیں قربانی کریں اور صحابہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوئے ان پر بڑی ہی رنج و غم کی کیفیت طاری ہے کہ اللہ کا نبی ہے اور خواب دیکھا ہے اور نبی کا خواب تو سچا ہوتا ہے تو پھر ہم نے عمرہ کیا ہی نہیں تو اب کیسے ہم احرام اتار دیں بولے کچھ نہیں ہیں لیکن عمل بھی نہیں کیا ابھی سوچ کی کیفیت میں ہیں سوچ رہے ہیں اور ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ آپ ﷺ صحابہ سے کچھ کہیں اور صحابہ نہ اٹھیں عمل نہ کریں رسول اللہ ﷺ پریشان ہیں خیمے میں آئے ہیں اور اس وقت آپ کی بہترین مشیر کون تھیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کیونکہ قرعہ میں انہی کا نام نکلا تھا آپ ان سے پوچھتے ہیں کہ میں کیا کروں کتنا بہترین مشورہ دیا آپ اپنا احرام اتار دیجئے اور آپ قربانی کریں اور آپ نے احرام اتارا قربانی کی صحابہ نے فوراً احرام اتار کر قربانی کرنے کرنی شروع دی یعنی دیکھا کہ اللہ کے نبی کا اب یہ فیصلہ ہے اور صحابہ بھی فوراً عمل کرنے لگے تو عورت بہترین مشیر ہے اور اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے کہ اسی طرح ہمیں اپنی زندگی میں اپنے جوبچے ہیں یا شوہر اپنی بیوی سے یا بیوی اپنے شوہر سے یا دوستوں سے اپنی زندگی میں مشورہ کرنے چاہئے تو اس میں خیر نکلتی ہے۔ **قَالَتْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمَلَؤُا۟ أَفْتُونِى فِىٓ أَمْرِى** ملکہ نے کہا اے میرے مشیروں ،اے میرے سرداروں میرے اس

معاملے میں میرے اس خاص مسئلے میں مجھے مشورہ دو **مَا كُنتُ قَاطِعَةً أَمْرًا** میں کسی معاملے میں قطعی فیصلہ نہیں کرتی **حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ** جب تک کہ تم مجھے فیصلہ نہ دے دو ،جب تک کہ تم مجھے اپنی گواہی نہ دے دو، جب تک کہ تم مجھے اپنی رائے نہ دے دو

**آیت نمبر 33۔ قَالُوا نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانْظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ**

**ترجمہ۔ اُنہوں نے جواب دیا "ہم طاقت ور اور لڑنے والے لوگ ہیں آگے فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے آپ خود دیکھ لیں کہ آپ کو کیا حکم دینا ہے"**

**قَالُوا نَحْنُ** انہوں نے کہا **نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ** اب آپ دیکھیں کہ جب ان کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے جب ملکہ نے ان کو تھپکی بھی دی کہ تمہارے بغیر میں فیصلہ ہی نہیں کرتی تو فوراً وہ بولے **قَالُوا نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ** کہ ہم قوت والے ہیں اب یہاں پر **أُولُو قُوَّةٍ** اس سے کیا مراد ہے عددی طور پر کہ ہمارے پاس بڑی قوت ہے افراد کی تعداد کے اعتبار سے ہم طاقتوار ہیں ہمارے پاس بڑے وسائل جنگ ہیں **أُولُو قُوَّةٍ** سے مراد کیا ہے عددی اور جسمانی طور پر قوت ،مضبوطی، وسائل کے اعتبار سے مضبوطی **وَأُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ** اور کیا معنی ہیں **وَأُولُو** کے ہم والے ہیں **بَأْسٍ** کسے کہتے ہیں یہ بھوک کے لئے بھی آتا ہے ،جنگ کے لئے بھی آتا ہے اور تکلیف وغیرہ کے لئے بھی یہ لفظ آتا ہے باس کا تو یہاں پر اس کے معنی جنگ کے ہیں کہ ہم جو ہیں جنگی آدمی ہیں **شَدِيدٍ** سخت قسم کی گویا کہ ہمارے اندر جنگی مہارت پائی جاتی ہے جنگی مہارت میں بڑے مشہور ہیں تو **شَدِيدٍ** سے اور زیادہ اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ ہم لوگ جنگی قوت رکھتے ہیں، جنگی مہارت رکھتے ہیں ،ہمارے اندر جنگی صلاحیت پائی جاتی ہے تو اب آپ دیکھ لیں اور بلقیس کی مجلس شوریٰ کے ارکان 313تھے اور ان میں سے ہر ایک آدمی 10,000 آدمیوں کا امیر اور نمائندہ تھا۔ (قرطبی) امام قرطبی نے تفسیر قرطبی میں یہ بات لکھی ہے اس سے آپ اندازہ کرلیں **نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ** اس سے اندازہ کرلیں کہ کتنے زیادہ اس کے پاس لوگ تھے اور کتنا بہترین وہ جواب دیتے ہیں اور یہ بات کہہ کے کہ ہمارے پاس سامان بھی خوب ہے ،ہمارے پاس طاقت بھی خوب ہے، افراد بھی خوب ہیں، ہمارے پاس جنگی صلاحیتیں بھی خوب ہیں پھر کہتے کیا ہیں **وَٱلْأَمْرُ إِلَيْكِ** فیصلہ تیرے ہاتھ میں ہے آگے فیصلہ کرنا تیری اپنی مرضی ہے یہ بات بڑی اہم ہے **وَٱلْأَمْرُ** اور معاملہ **إِلَيْكِ** اگر قاف کے اوپر زبر ہوتی تو کیا تھا مذکر کے لئے ہے **اِلَيْكِ** قاف کے نیچے زیر ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اب فیصلہ کرنا آپ کی مرضی ہے اب یہ نہیں کہ رائے دے کر اصرار کر رہے ہیں ہماری مرضی مانی جائے بلکہ ملکہ سے یہ کہتے ہیں کہ آپ کی مرضی ہے آپ جو چاہے فیصلہ کریں آپ کے اختیار میں ہے فیصلہ کرنا اور ہم آپ کے ساتھ ہیں ہم آپ کے حریف نہیں بنیں گے اگر آپ ہماری بات نہیں مانیں گے ہم آپ سے لڑائی نہیں کریں گے اگر عید کی پارٹی بدھ کو رکھی جائے گی تو آئیں گے منگل کو رکھی جائے گی تو نہیں آئیں گے اگر جیسے کلاس میں بہت سی چیزوں پر مشورہ ہوتا ہے تو آپ کہتے ہیں کہ نہیں وہ جو امتحان ہوا ہے اس میں یہ طریقہ نہیں اختیار کیا گیا اس لئے ہم نہیں اس میں شرکت کرتے ہیں یا گھر میں مشورہ ہو رہا ہے کہ سفیدی کرنی ہے تو رنگ کون سا ہونا چاہئے کوئی کہتا ہے سفید کوئی کہتا ہے نہیں سفید نہیں سفید گندا ہو جاتا ہے بادامی ہونا چاہئے کوئی کہتا ہے نہیں گلابی ہونا چاہئے اور آپ دیکھیں تو بڑے ہی عجیب عجیب قسم کے رنگ بچے مطالبہ کرتے ہیں تو اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہماری مرضی کی سفیدی نہیں ہوگی تو ہم کہیں گے کہ اچھا اب ہم نہیں کریں گے خود ہی کر لیں آپ لوگ اب آپ جیسے مرضی کریں خود ہی

خرید کر لائیں میرا مشورہ کیوں نہیں مانا گیا اسی طرح گھر میں کھانے کے لئے امی مشورہ کرتی ہیں تو آپ یہ کہیں کہ نہیں بھئ نہیں کیونکہ ہماری مرضی کا کھانا نہیں پکا اب ہم کھانا ہی نہیں کھائیں گے یا پھر یہ کہ بازار سے چیزیں لانی ہیں آپ کی مرضی اس میں شامل نہیں ہوئی اور آپ کہیں کہ نہیں ہم چیزیں نہیں لے کر آتے یا پھر کہ جیسے شادی اب لڑکی اپنی اگر مرضی کر لے یا لڑکا اپنی مرضی کر لیتا ہے تو اب ہو سکتا ہے ان کو سمجھ ہی اتنی نہ ہو وہ صحیح فیصلہ ہی نہ کر پائیں تو اتنا بڑا اہم فیصلہ ان کو اکیلے نہیں کرنا چاہئے اسی طرح والدین کو بھی اکیلے نہیں کرنا چاہئے کہ بیٹی اور بیٹے کی شادی کر رہے ہیں اور مشورہ بھی نہیں کیا ان سے اور بس ان پر لا کر تھوپ دیا نہیں مشورہ کیا جائے مشورے میں برکت ہے آپس میں مل جل کر ایک فیصلہ کیا جائے اور پھر اس کو قبول کیا جائے اور جب مشورہ نہیں کیا جاتا پھر کیا ہوتا ہے کبھی والدین شامل نہیں ہوتے کبھی اولاد شامل نہیں ہوتی اور پھر نتیجہ خرابی ،بربادی، تباہی کی شکل میں سامنے آتا ہے تو بہرحال اب ملکہ کو اس کے درباری کیا کہتے ہیں **وَٱلْأَمْرُ إِلَيْكِ** کہ فیصلہ تیرے ہاتھ میں ہے **فَانْظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ.** **فَٱنظُرِى** بس تو دیکھ، بس تو سوچ، بس تو فیصلہ کر اب وہ کیا کہتے ہیں کہ آپ خود ہی سوچ لیں **مَاذَا تَأْمُرِينَ** کہ تُو ہمیں کیا حکم دیتی ہے، تُو ہمیں کیا کہتی ہے آپ کو خود فیصلہ کرنا ہے ہم اطاعت کے لئے تیار ہیں اب آپ دیکھ لیجئے کہ یہاں سے ہمیں کیا بات پتہ چلتی ہے کہ درباری جن سے اس نے مشورہ کیا تھا ان کا رجحان جنگ کی طرف تھا۔ کیسے پتہ چلتا ہے جنگ کی طرف تھا؟ جنگ کے لئے دو ہی چیزیں تو چاہئے ہوتی ہیں ایک جنگی وسائل اور دوسرا جنگی مہارت اور بصیرت اور مضبوطی تو انہوں نے کیا کہا **أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ** انہوں نے کہا دونوں چیزیں ہمارے پاس ہیں لیکن فیصلہ تیرے ہاتھ میں ہے جو تو کرے ہم اس کے لئے تیار ہیں بس تو سوچ کہ تو ہمیں اب کیا حکم دیتی ہے تو اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے کہ انہوں نے اپنا رجحان بھی بتا دیا لیکن اس کے ساتھ انہوں نے ملکہ پر اپنے فیصلے کو چھوڑ بھی دیا تو کیا کرنا چاہئے ضد نہیں کرنی چاہئے آخری فیصلہ اگر بچے والدین پر چھوڑ دیں اگر طالبِ علم استاد پر چھوڑ دیں تو پھر کیا ہے مشورہ تو ہو گیا ہے تو آپس میں مشورے کے بعد پھر ایک فیصلہ کیا جا سکتا ہے

**آیت نمبر 34۔ قَالَتْ إِنَّ ٱلْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا۟ قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوٓا۟ أَعِزَّةَ أَهْلِهَآ أَذِلَّةً ۖ وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ**

**ترجمہ۔ ملکہ نے کہا کہ "بادشاہ جب کسی مُلک میں گھس آتے ہیں تو اسے خراب اور اس کے عزت والوں کو ذلیل کر دیتے ہیں یہی کچھ وہ کیا کرتے ہیں**

**قَالَتْ** ملکہ بولی اچھا پیچھے بھی آپ نے پڑھا تھا کیا پڑھا تھا **قَالَتْ** وہ چیونٹی کے لئے تھا **قَالَتْ نَمْلَةٌ** وہ کون تھی وہ چیونٹیوں کی ملکہ تھی۔ یہ کون ہے یہ قومِ سبا کی ملکہ ہے ہیں دونوں ملکہ ہیں دو دفعہ **قَالَتْ** آگیا اگر آپ سے پوچھا جائے دو دفعہ **قَالَتْ** آیا ہے اور دو ملکہ کے لئے آیا ہے حیران تو نہیں ہوں گے **قَالَتْ إِنَّ ٱلْمُلُوكَ** تو کہا بے شک بادشاہ **ٱلْمُلُوكَ** جو ہے یہ کس کی جمع ہے یہ **ملک** کی جمع ہے اور ملکیت رکھنے والے بادشاہ تو بے شک بادشاہ **إِذَا دَخَلُوا۟** جب وہ داخل ہوتے ہیں **قَرْيَةً** کسی بستی میں کسی شہر میں کسی ملک میں **أَفْسَدُوهَا** تو اس میں فساد کرتے ہیں اسے خراب کردیتے ہیں **"ها"** کی ضمیر کس کے لئے آئی ہے **قَرْيَةً** کے لئے **وَجَعَلُوٓا۟** اور بناتے ہیں کرتے ہیں **أَعِزَّةَ** عزت والے **أَهْلِهَآ** اس میں رہنے والے جو اس میں رہنے والے عزت دار ہوتے ہیں ،عزت والے لوگ ہوتے ہیں ان کے ساتھ کیا کرتے ہیں **أَذِلَّةً** تو ان کو ذلیل کردیتے ہیں ،ان کو نقصان پہنچاتے ہیں ان کو خوار کرتے ہیں **وَكَذَٰلِكَ**

**يَفۡعَلُونَ** یہی کچھ وہ کیا کرتے ہیں اب آپ دیکھیں کہ یہاں پر ہمیں کیا بات پتہ چلتی ہے کہ ملکہ نے اپنے درباریوں کا مشورہ قبول نہیں کیا تو ملکہ کون تھی ملکہ بڑی سمجھ دار تھی اور ان کا رجحان تھا جنگ کا اور اس نے ان کی حوصلہ افزائی نہیں کی تو اس سے کیا پتہ چلتا ہے کہ عورت بھی عقل مند ہوتی ہے کون ہے جو کہتے ہیں کہ عورت بےوقوف ہے اور اس کو عقل ہی کوئی نہیں ہے یعنی عورت تو چھوڑیے پیچھے **نَمۡلَةٞ** بھی کتنی عقل مند تھی چیونٹی بھی یعنی چونٹا نہیں تھا وہ چیونٹی تھی **قَالَتۡ نَمۡلَةٞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّمۡلُ ٱدۡخُلُواْ مَسَٰكِنَكُمۡ** اور وہ چیونٹی جو تھی وہ بہادر کتنی تھی جب اس کو پتہ چل گیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کا لشکر آ رہا ہے تو اس نے نہیں کہا کہ ساروں کو چھوڑو موجودہ دور کے بادشاہ اپنی جان بچا لیتے ہیں اڑ کر کسی اور ملک میں پہنچ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پیچھے والوں کا دیکھا جائے گا بے شک پھر وہ ٹیلی فون خطاب کرتے رہیں ہوتے وہ امیر ہیں عوام جو ہے وہ گلیوں میں اور سڑکوں میں مرتی رہے، مارتی رہے، ان کے کشتے لگتے رہے۔ ان کی لاشیں بکھرتیں رہیں خون سے زمین سیراب ہوتی رہے اور امیر کہاں ہیں وہ بھاگے ہوئے ہیں تو آج کل کے امیر ایسے ہی ہیں دھواں دھار تقریریں پھر عوام کے جب گلے کٹتے ہیں تو وہ اپنے محل کے اندر ہوتے ہیں یا پھر ان کی ٹانگ جہاز میں ہوتی ہے یا پھر وہ کہیں بھی امریکہ کے یا برطانیہ یا کسی اور ملک کے وہاں جو محل بنائے ہوتے ہیں اس میں بیٹھ جاتے ہیں عوام آٹے کے لئے اور گھی کے لئے اور چاول کے لئے اور عزتوں کے لئے رو رہی ہوتی ہے کہیں عزت لٹ رہی ہے کہیں بھوک لگ رہی ہے مختلف پریشانیوں میں عوام جو ہے وہ گری ہوتی ہے تو میں اس بات پر سوچ رہی تھی کہ چیونٹی کتنی بہادر تھی بھاگ کر اپنی جان نہیں بچائی بھاگ کر چھپ جاتی اپنے بل میں کہتی دیکھا جائے گا اتنی چیونٹیاں ان کا کیا کروں دیکھی جائے گی جان کھائی ہوئی ہے انہوں نے۔ بلکہ کیا کہا ہے **ٱدۡخُلُواْ مَسَٰكِنَكُمۡ** داخل ہو جاؤ اپنے گھروں میں اور چیونٹیاں بڑی جلدی ایک جگہ جمع ہو جاتی ہیں ایک دانہ کہیں ان کو نظر آتا ہے ساری چیونٹیاں وہاں جمع ہو جاتی ہیں شہد کی مکھیوں اور چیونٹیوں کے اندر بڑا نظم و ضبط پایا جاتا ہے پتہ نہیں انسان کو کیا ہو گیا ہے

ے ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

تو اصل بات کیا ہے کہ عورتیں بڑی عقل مند ہوتی ہیں، بڑی معاملہ فہم ہوتی ہیں بڑے اچھے مشورے دیتی ہیں، بڑے اچھے فیصلے کرتی ہیں تو اس کا یہ نہیں مطلب کہ مرد اچھا فیصلہ نہیں کرتے مرد بھی اچھے ہوتے ہیں وہ بھی اچھا فیصلہ کرتے ہیں اچھے مشیر ہوتے ہیں تو آپس میں مل جل کر کام کرنا چاہئے اللہ تعالی نے جسمانی طور پر مرد کو مضبوط بنا دیا عورت کو کمزور بنایا مرد کو باہر کا کام دیا عورت کو اندر کا کام دیا تو جس طرح کا جس سے کام لینا تھا اس طرح کی اس کو صلاحیت دے دی تو **قَالَتۡ إِنَّ ٱلۡمُلُوكَ** کہنے لگی کہ بادشاہ **إِذَا دَخَلُواْ قَرۡيَةً** جب وہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں اور یہاں پہ کیا ہے کہ جب وہ کسی بستی میں گھس جاتے ہیں **أَفۡسَدُوهَا** تو اس میں فساد کرتے ہیں اور اس کے عزت داروں کو ذلیل کر کے رکھ دیتے ہیں اور آپ دیکھ لیں کہ عام طور پر جو فاتح ہوتے ہیں جب وہ جنگ کرنے آتے ہیں اور وہ جنگجو ہوتے ہیں اور وہ خون خوار ہوتے ہیں تو جنگ کا مقصد کیا ہوتا ہے کہ انسانوں کو انسانوں کا غلام بنایا جائے یا کسی کے تیل پر قبضہ کر لیا جائے یا کسی کی جو حکومت ہے اس سے اس کو ہٹا دیا جائے دوسرے کی کاٹ کرنا دوسرے کی جاسوسی کرنا یا اپنی تہذیب اور اپنا جو تمدن ہے اس کو پھیلایا جائے تو اس کے لئے وہ دیکھتے بھی نہیں ہیں سوچتے بھی نہیں ہیں اور پھر کیا

ہے کہ قوموں کی قومیں جو ہیں ان کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں سروں کی کھوپڑیوں کے مینار کھڑے کر دیتے ہیں جو علم کا ورثہ ہے کتب خانوں کے کتب خانے دریا دجلہ کے اندر بہا دیتے ہیں چنگیز خان اور ہلاکو خان انہوں نے تو بغداد میں یہی حال کیا لیکن آج دیکھ لیں تو دنیا میں ہر طرف ہمیں یہی تباہی نظر آتی ہے تو جنگ کا مقصد یہ نہیں ہے کہ دوسرا جو تکلیف میں ہے اس کی تکلیف کو دور کرنا ہے جنگ کا مقصد کچھ اور ہی ہوتا ہے اپنے فوائد ہوتے ہیں اپنے مقاصد ہوتے ہیں اور ان مقاصد کے لئے نام امن کا لیا جاتا ہے ہوتی جنگ ہے اور ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے امن کا۔ جیسے بھیڑیے کے روپ میں کوئی آ جائے اور کہے کہ میں امن قائم کرنا چاہتا ہوں تو کبھی انسان بھیڑیا بنتا ہے کبھی چیتا بنتا ہے کبھی خون خوار درندہ بن جاتا ہے شیر بن جاتا ہے اور چیرتا پھاڑتا چلا جاتا ہے تو موجودہ دور بھی ایسا ہی دور ہے تو اب ملکہ اپنے درباریوں کو ڈراتی ہے اور ان کے جنگ کے رجحان کی حوصلہ شکنی کرتی ہے اور ان کو بتاتی ہے کہ جو بادشاہ لوگ ہوتے ہیں یہ عام طور پر جب کسی ملک میں داخل ہوتے ہیں تو ان کا مقصد **أَفْسَدُوهَا** ہے اس میں فساد کھڑا کر دینا ہے یہ نہیں ہے کہ **أَمَنُوهَا** کہ اس میں امن قائم کریں۔ یہ نہیں ہے کہ انسان کو غلامی سے آزاد کرے تو غالباً ایسے لگ رہا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور اس کے فوجی بھی ایسا ہی کریں گے اس کا یہ گمان ہے اور عزت داروں کو ذلیل کر دیتے ہیں اب آپ دیکھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر کیا کیا تھا جتنی بھی جنگیں ہوئیں اس میں رسول اللہ ﷺ نے کبھی چڑھائی نہیں کی ایک جنگ بھی ایسی نہیں ہے فتح مکہ میں آپ آئے ہیں مکہ میں لیکن آپ نے کیا کیا تھا آپ امن کا پیغام لے کر آئے تھے آپ امن کے علمبردار تھے تلواریں جو تھیں نکالی نہیں تھیں بلکہ کیا کہا تھا **لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ** معافی کا اعلان کر دیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کے اس اسوۂ کو صحابہ نے بھی اپنایا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھ لیجئے آپ نے جب فوجوں کو بھیجا تو کیا کہا تھا بچوں کو اور بوڑھوں پر تلوار نہ اٹھانا، ان کو قتل نہ کرنا ،کھیتوں کو برباد نہ کرنا، جو یہ کہے کہ ہم جنگ میں حصہ نہیں لینا چاہتے ان کو بھی مت مارنا اور پھر یہ بھی کہا تھا کہ جو وہاں پہ دوسرے اقلیت ہیں جو غیر مسلم وہاں پہ ہیں اگر وہ بھی امن مانگتے ہیں تو ان کو امن دے دینا یعنی رسول اللہ ﷺ اور صحابہ نے جو جنگیں کیں تو ان کا مقصد امن تھا اسلام تھا اللہ کی زمین پر اللہ کی حکومت کو قائم کرنا تھا تو آج وہ لوگ جو امن کے علمبردار بنتے ہیں آپ دیکھئے کہ انسانیت کی تذلیل ہے کس کس طرح کی سزائیں دی جاتی ہیں اور اُن سزاؤں میں کس کس طرح کی اذیت ہے کیسی کیسی تکلیفیں ہیں اور بہت سی خاص جیلیں بنائیں ہیں یعنی ایسے عقوبت خانے ہیں کہ اس میں سزائیں دے دے کر انسان کو ذہنی اذیت دی جاتی ہے۔ ان کو اذیت دے دے کر جسمانی اعضاء ان کے مفلوج ہو چکے ہیں ذہن ان کے سوچنے سے عاری ہیں ان کو پتہ ہی نہیں ہم کون تھے ؟ہمارے بچے کہاں ہیں؟ ہم کیا کرتے تھے؟ کہاں سے ہمیں لایا گیا؟ ہمیں کس جرم میں لایا گیا؟ تو یہ وہ لوگ ہیں جو امن کے علم بردار ہیں جن کا ضابطہ یہ ہے کہ ہم امن کے نام پر کھڑے ہوتے ہیں تو کیا ہے عزتوں کو لوٹنا عورتیں ہیں لڑکیاں ہیں ان کو پکڑ کر کئی کئی فوجی ان کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں فلسطین ہے کشمیر ہے افغانستان ہے اور اس کے بعد آپ دیکھ لیں کہ روس نے کیا کیا اور بہت سے ممالک میں تو اصل بات کیا ہے کہ دنیا دار لوگ ایسے کرتے ہیں **وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ** اور وہ یہی کچھ کیا ہی کرتے ہیں تو اس کا کیا مطلب ہے کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ پہلے تو ملکہ نے یہ بات کہی **أَذِلَّةً** یہاں تک **قَالَتْ إِنَّ ٱلْمُلُوكَ** سے لے کر **أَذِلَّةً** تک ملکہ کا قول ہے **وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ** یہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ ملکہ کے قول کی تاکید میں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہاں دنیا دار بادشاہ ایسا کیا ہی کرتے ہیں اور دوسری رائے کیا ہے کہ یہ بات جو ہے یہ دونوں قول ہی ملکہ کے قول ہیں **قَالَتْ** سے لے کر **أَذِلَّةً** تک یہ بھی ملکہ کا قول ہے **وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ** یہ بھی ملکہ کا قول ہے تو دو دفعہ کیوں آیا تاکید کے طور پر

کہ ملکہ اپنے درباریوں کو سمجھا رہی ہے کہ جنگ نہیں کرنی اس لئے کہ لوگ بڑی تباہی کرتے ہیں تو گویا کہ وہ ملکہ بڑی ہی عقل مند تھی اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے بعض اوقات جب اپنی گھریلو زندگی میں آپ مشورہ کرتے ہیں یا دوستوں سے تو دوستوں کا مقصد بھی لڑانا ہوتا ہے معاملے کو سلجھانا نہیں ہوتا ایسا مشورہ دیں گے جس میں دوستوں میں لڑائی ہو جائے جس میں ماں باپ میں لڑائی ہو جائے میاں بیوی میں لڑائی ہو جائے اولاد اور ماں باپ میں یا بچوں میں لڑائی ہو جائے خیرخواہ لوگ کم ہوتے ہیں تو مشیر بڑے اچھے ہونے چاہئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی نے کہا کہ آپ کا دور تو بڑا ہی جنگوں کا دور ہے جنگ و جدل کا حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ان کا دور تو بڑا اچھا دور تھا تو انہوں نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ ان کے مشیر ہم تھے اور ہمارے مشیر تم ہو کیا بات کہی عمر کے اور ابو بکر کے مشیر ہم تھے ہمارے مشیر تم ہو فرق بس اتنا ہے تو اچھے مشیر کا ہونا یہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے اچھے وزیر کا ہونا یہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے اچھے ساتھیوں کا ہونا یہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے اور مشورہ وہ ایسا دے جس میں اپنا کوئی مطلب نہ ہو، کوئی دنیا داری نہ ہو ،کوئی اپنی برتری کا اظہار نہ ہو، کبر نہ ہو صرف اور صرف بھلائی دیکھی جائے اور اسلام کو دیکھا جائے بہتری کو دیکھا جائے تو ہمیں بھی ضرور سوچنا چاہئے کہ میرا مشورہ آگ کو بھڑکاتا ہے یا آگ کو بجھاتا ہے میاں بیوی لڑے ہوئے تھے ان کو سلجھا کر آپس میں شیر و شکر ہوگئے یا دونوں میں طلاق ہوگئ میرا مشورہ کیسا ہے میں کیا کرتی ہوں میں کلاس کے اندر ایک مشورہ دیتی ہوں سب کو مصیبت میں ڈال دیتی ہوں یا سب کے لئے خیرخواہی چاہتی ہوں آسانی چاہتی ہوں مشورہ دے کے اصرار کرتی ہوں یا مشورہ دے کے کہہ دیتی ہوں **وَٱلْأَمْرُ إِلَيْكِ فَٱنظُرِى مَاذَا تَأْمُرِينَ** مشورہ دے کے پھر اپنی رائے پہ اصرار تو نہیں کرتی پھر چھوڑ دیتی ہوں کہ ٹھیک ہے اسی طرح والدین کو جب مشورہ دیں تو اصرار کرنا کہ نہیں نہیں مجھے یہی کام کرنا ہے یا پھر یہ کہ ٹھیک ہے میرا یہ مشورہ ہے میں یہ چاہتی ہوں پھر آپ کی یہ مرضی ہے مثلاً ایک عورت کہنے لگی کہ میں یہ چاہتی تھی کہ قربانی باہر کی بجائے یہاں ہونی چاہئے جہاں ہم رہ رہے ہیں لیکن میرے شوہر ہر سال باہر کے ممالک میں قربانی بھیجتے ہیں کبھی اپنے ملک میں کبھی کہیں اور تو میں نے مشورہ تو دے دیا لیکن پھر معاملہ اپنے شوہر پہ چھوڑ دیا کہ ٹھیک ہے میرا دل تو یہ چاہتا ہے لیکن آگے پھر آپ کی مرضی تو اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے کہ گھروں میں لڑائیاں نہیں کرنی چاہئے مشورہ اچھے سے دینا چاہئے دلائل کے ساتھ دینا چاہئے اور پھر اپنی رائے پر اصرار نہیں کرنا چاہئے تاکہ گھروں میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائیاں نہ ہو جائیں تو یہ ہے اصل بات اور مشورے کا مقصد کیا ہونا چاہئے امن نہ کہ جنگ، عزتوں کو بچانا نہ کہ عزتوں کو لوٹنا، خون نہ بہنے لگے بلکہ لوگ آپس میں محبت اور پیار سے رہنے لگیں۔ اچھا اب وہ اپنے درباریوں کو دلیل کے ساتھ قائل کرتی ہے کہ جنگ نہیں مقصود ،جنگ نہیں کرنی جنگ کا بڑا نقصان ہوگا اور بعض لوگ ایسے ہی جنگ میں کود پڑتے ہیں تو پھر کیا ہوتا ہے کہ سالہاسال بعد وہ کہتے ہیں مقصد ہمارا تیل نہیں تھا اور مقصد ہمارا وہ بات نہیں تھی وہ ایسی ہی بات تھی یعنی ہزاروں لاکھوں لوگوں کا خون بہانے کے بعد ان کو قتل کرنے کے بعد انسانیت کو تباہ کرنے کے بعد زمینوں کو فصلوں کو تباہ کرنے کے بعد اور پھر فوجوں کو ہٹانا ہے تو کیا یہ ترقی ہے؟ کیا یہ تہذیب ہے؟ کیا یہ امن کے علمبرداروں کا کام ہے؟ تو جنگوں کی بجائے امن کا پیغام ہونا چاہئے میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے وہ **وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ** اور وہ ایسا ہی کیا کرتے ہیں تو انفرادی طور پہ اجتماعی طور پہ اسی طرح ملک کی سطح پہ بادشاہ کو دیکھنا چاہئے کہ ہم کیا کر رہے ہیں آپس میں لڑا رہے ہیں لوگوں کو اسی طرح بین الاقوامی سطح پہ جتنے بھی ممالک کے بادشاہ ہیں ان کو بیٹھ کر یہ سوچنا چاہئے کہ دنیا کے

اندر اب امن بڑھ رہا ہے یا کہ جنگ بڑھ رہی ہے تو جنگ کو روک کر امن کی طرف کیسے پیغام جو ہے لے جایا جائے

**آیت نمبر 35-     وَإِنِّى مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ ٱلْمُرْسَلُونَ**

**ترجمہ۔ میں اِن لوگوں کی طرف ایک ہدیہ بھیجتی ہوں، پھر دیکھتی ہوں کہ میرے ایلچی کیا جواب لے کر پلٹتے ہیں"**

**وَإِنِّى مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم** اور بے شک میں روانہ کرتی ہوں اس کی طرف **بِهَدِيَّةٍ** ایک ہدیہ، ایک تحفہ **فَنَاظِرَةٌۢ** پھر میں دیکھتی ہوں **بِمَ يَرْجِعُ ٱلْمُرْسَلُونَ** کہ میرے ایلچی کیا جواب لے کر پلٹتے ہیں **بِمَ** کیا **يَرْجِعُ** وہ لوٹتے ہیں **ٱلْمُرْسَلُونَ** جو بھیجے گئے ہیں